محسنِ انسانیت کی عزت وتوقیراورادب واحترام

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

یہ ایک تاریخی اور ابدی حقیقت ہے کہ رہبرِ آدمیت، محسنِ انسانیت، ہادی اعظم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظہور قدسی سے عالم نوطلوع ہوا، انسانیت کی صبح سعادت کا آغاز ہوا، جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جہان میں قدم رکھا، اس وقت سے تاریخ اسلام نے ایک نئے سفر کا آغاز کیا۔ دنیا میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری نے ایک تاریخ ساز اور مثالی دور کا آغاز ہوا۔ ایک ایسا انقلاب رونما ہوا جس نے انسانی عزت ووقار کو بحال کر کے دنیا میں امن سلامتی اور احترام انسانیت کو عام کیا۔ انسانیت کو توحید کے نور سے منور کر کے کفر وشرک اور ظلمت وجہالت کے اندھیروں اور تاریکیوں کو دور کیا۔ خورشید احمد گیلانی مرحوم کے الفاظ میں ”اس سے قبل انسان اس قدر پستی کا شکار تھا کہ ہر ابھرتی شے کے سامنے جھک جاتا، اتنا خوف زدہ تھا کہ ہر ہیبت زدہ شے کی بندگی پر آمادہ ہو جاتا، اتنا سہا ہوا تھا کہ ہر ایک کا زور اس پر چلتا تھا۔ وہ ظلم، جہالت، کفر وشرک کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا، طبقاتی تقسیم اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جنگ وجدل اور ظلم وسفا کی اس کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اس تاریک دور میں انسان اتنا پست اور گھٹا ہوا تھا کہ کائنات میں سانس لیتے ہوئے خوف محسوس کرتا تھا، ظلم واستحصال اور طبقاتی ونسل منافرت میں اتنا جکڑا ہوا تھا کہ ہر نئی زنجیر کو اپنے لئے تقدیر سمجھتا تھا“۔

محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیائے انسانیت کو اس کا حقیقی مقام عطا کیا، اس کی عزت وآبرو کو بحال کیا، اس کے شرف ومنزلت اور تکریم کا اعلان کیا۔ احترام انسانیت کا درس عام کیا۔ ظلم وجبر، استحصال، طبقاتی تقسیم اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کو حریت، عزت ووقار اور مساوات کا پیغام دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بتایا کہ تیری حرمت کعبے سے افضل ہے۔ تو زمین پر اللہ کا نائب اور اس کا خلیفہ ہے، تو مسجودِ ملائک اور اشرف المخلوقات ہے، یہ دنیا، یہ کائنات اور قدرت کے یہ مناظر تیرے لئے ہیں اور تو اپنے پروردگار کی بندگی کے لئے بھیجا گیا ہے، اس طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسان کو انسان کی غلامی سے نکال کر اسے اللہ کی بندگی اور صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ اسے بندگی کا شعور اور خود آگہی کا مثالی درس دیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ انسان جو لاعلمی اور خود فریبی کی بناء پر پہلے مٹی کے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتا تھا، بعد ازاں پہاڑ اس کی ہیبت سے رائی بنے، جو انسان پتھر کی مورتیں

اورانجانی قوتوں کے خوف سے جاں بلب تھا، صحرااور دریااس کی ٹھوکر سے دونیم ہوئے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ کائنات کا اعتبار ہو تو انسانیت کی تکریم، اس کی عزت ووقار کی بحالی ہو یا شرف ومنزلت اور دین ودنیا میں اس کی کامیابی، علم کی اشاعت ہو یا تہذیب وتمدن کا عروج، یہ سب کچھ صاحب لولاک، ہادی اعظم، سید عرب وعجم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دم قدم سے ہے۔ یہ عالم انسانیت پر رہبر آدمیت، محسنِ انسانیت کے وہ احسانات ہیں، جنہیں تاریخ انسانیت کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم انسانیت کی آبرو اور اس کا وقار ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انسانیت کی آبرو بڑھانے اور اسے دین کی اس روشن ودرخشاں راہ پر گامزن کرنے کے لئے تشریف لائے، جو صراطِ مستقیم اور دین ودنیا کی کامیابی وسرفرازی کا راستہ ہے۔ ایسا روشن راستہ جس میں کہیں ظلمت اور تاریکی کا گزر نہیں اور یہی راستہ انسانیت کی فلاح اور نجات کی کلید ہے۔

اس تاریخی حقیقت کے متعلق مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کیا خوب لکھتے ہیں: ”محسن انسانیت نے انسانیت کو نئی زندگی، نیا حوصلہ، نئی طاقت، عزت وعظمت اور نئی منزل سفر عطا کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد سے تہذیب و تمدن، علم وفن، روحانیت واخلاص اور تعمیر انسانیت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ انسانی معاشرے کو ایک بے بہا دولت عطا ہوئی، انسانیت کو نئی زندگی ملی، عدل وانصاف کا دور دورہ ہوا، کمزوروں میں طاقت وروں سے اپنا حق وصول کرنے کی ہمت وطاقت پیدا ہوئی، ہر سو الفت ومحبت کی خوشبو پھیل گئی، ایمان ویقین کی ہوائیں چلنے لگیں۔ انسانی قلوب نیکی اور بھلائی کی طرف ایسے کھنچنے لگے جیسے مقناطیس کی طرف لوہے کے ٹکڑے کھنچے چلے جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انسانیت کی تعمیر، اس کی فلاح اور کردار سازی میں ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا“۔ (بحوالہ مقالاتِ مفکر اسلام، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ص:۲۰۶)

مغرب کا نامور مورخ جان ولیم ڈریپر یورپ کی ذہنی وعلمی تاریخ کے ضمن مین اعتراف حقیقت کے طور پر لکھتا ہے: ”جسٹی نین کی موت کے چار سال بعد سرزمین عرب کے شہر مکے میں وہ ہستی پیدا ہوئی، جس نے نسل انسانی پر سب سے زیادہ اثر ڈالا“۔

ان تمام احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ پوری دنیائے انسانیت بلاتفریق مذہب وملت آپ کو اپنا ہادی ورہبر، نجات دہندہ اور محسن تسلیم کرے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب واحترام اور عزت وتوقیر کے تقاضے پورے کرے۔ آپ کی عزت وناموس اور شرف وبزرگی کو سمجھے۔ آپ انسانیت کے محسن اعظم ہیں، اب دنیائے انسانیت پر یہ لازم ہے کہ آپ کی عزت وتوقیر اور تکریم کو اپنا انسانی اور اخلاقی فریضہ تسلیم کرتے ہوئے آپ کی عظمت کا اعتراف کرے، یہ انسانیت پر ایک ایسا قرض ہے جو اس پر ہمیشہ رہے گا۔ جب کہ یہ بھی ایک ابدی حقیقت ہے کہ آپ کی سب سے نمایاں خصوصیت وامتیاز آپ کا امام الانبیاء، سید المرسلین اور خاتم النبیین ہونا ہے، آپ کی دعوت، آپ کا پیغام اور دین اسلام

آفاقی اور کائناتی ہیں۔آپ بنی نوع آدم اور پورے عالم انس وجن کے لئے ہادی اعظم اور خاتم الانبیاء بنا کر مبعوث فرمائے گئے،آپ پر دین کی تکمیل کردی گئی،اب پوری انسانیت آپ کی امت اور آپ پوری انسانیت کے بشیر ونذیر اور نجات دہندہ ہیں،قرآن کریم میں اس حوالے سے ارشاد فرمایا گیا:''اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے''۔(سورۂ سباء:۲۸)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی آفاقیت اور عالمگیریت کے حوالے سے ارشادِ ربانی ہے: ''کہہ دیجئے،اے لوگو!میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں۔(سورۃ الاعراف:۱۵۸)ایک اور مقام پر فرمایا گیا:''برکت والا ہے وہ(اللہ)جس نے حق وباطل میں امتیاز کرنے والی کتاب اپنے بندے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کی،تاکہ وہ دنیا جہاں کے لئے باخبر اور آگاہ کرنے والا ہو''۔(سورۃ الفرقان:۱)

ہادیٔ اعظم،حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لئے نبی بنا کر مبعوث فرمائے گئے،بے شمار احادیث سے اس حقیقت کی وضاحت ہوتی ہے،آپ کا ارشادِ گرامی ہے:''میں کالے اور گورے(مشرق ومغرب)تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں''۔(احمد بن حنبل،المسند:۴/۴۱۶)

ایک موقع پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیغمبرانہ خصوصیت کے حوالے سے ارشاد فرمایا:''میں تمام انسانوں کی طرف(نبی بنا کر)بھیجا گیا ہوں،حالانکہ مجھ سے پہلے جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے،وہ خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے''۔(حوالہ سابقہ)

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے پہلے(گزشتہ زمانوں میں)ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کئے جاتے تھے،اور میں تمام انسانیت کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔(بخاری، الجامع الصحیح:۱/۶۸)

آپ دعائے خلیل تمنائے کلیم اور نوید عیسیٰ ہیں۔ہادی آخر واعظم،حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ عظیم المرتبت پیغمبر ہیں،جن کی نبوت،عزت وتوقیر،ایمان واعانت کا اللہ نے تمام انبیائے کرام سے عہد لیا تھا،اس لحاظ سے تمام الہامی مذاہب اور پوری انسانیت پر یہ دینی اور انسانی فریضہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کریں،آپ کی عزت وتوقیر اور ادب واحترام کو ملحوظ رکھیں،ارشاد ربانی ہے:''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور دانائی عطا کروں،پھر تمہارے پاس کوئی نبی(حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)آئیں،جو تمہاری کتاب کی تصدیق کریں تو تمہیں ضرور ان پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور ان کی مدد کرنی ہوگی اور(عہد لینے کے بعد)پوچھا کہ کیا تم نے اس کا اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا(یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا)تو انہوں نے کہا(ہاں)ہم نے اقرار کیا(اللہ نے)فرمایا کہ تم اس عہد وپیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں''۔(سورۂ آل عمران:۸۱)

اللہ تعالیٰ سے یہ عہد تمام انبیائے کرام نے کیا تھا، نتیجے کے طور پر نبی کی امت کا یہ دینی فریضہ ہے کہ وہ اس عہد کی توثیق و تکمیل کرے، بالخصوص یہودیت اور عیسائیت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اس ابدی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ کی نبوت پر ایمان لائیں، آپ کی عزت و توقیر، ادب و احترام، آپ کی نبوت پر ایمان لائے اور دین اسلام کو ایک ابدی ضابطۂ حیات کے طور پر تسلیم کرنا، پوری انسانیت کا بالعموم اور اہل کتاب کا بالخصوص یہ دینی اور انسانی فریضہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ اور آپ کا ادب و احترام انسانیت کا دینی اور اجتماعی فریضہ ہے۔

تورات اور انجیل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بطور خاص تذکرہ کر کے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بیان فرمایا ہے کہ ان میں سے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد اور ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہیں، وہی درحقیقت فلاح پانے والے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے: ''وہ جو (محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جو نبی امی ہیں، پیروی کرتے ہیں، جن (کے اوصاف) کو وہ اپنے ہاں تورات او انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے ہیں اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہراتے ہیں اور ان پر سے بوجھ اور طوق جو ان (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے، اتارتے ہیں، تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اور انہیں مدد دی اور جو نُور ان کے ساتھ نازل ہوا ہے، اس کی پیروی کرتے ہیں، وہی مراد پانے والے ہیں''۔ (سورۃ الاعراف: ۱۵۶، ۱۵۷)

علامہ سید سلیمان ندویؒ اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں: ''ان آیات میں صاف ظاہر کر دیا گیا ہے کہ گزشتہ مذاہب کے پیروؤں کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا، اس لئے ضروری ہے کہ وہ دینِ خالص جو انسانی تصرفات اور آمیزشوں سے مکدر ہو گیا تھا، وہ سابقہ آسمانی کُتب کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے پھر سے نکھارا گیا، نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم گیر پیغمبر بنا کر مبعوث فرمائے گئے، اس لئے ہدایتِ تامّہ، نبوتِ عموی، نجاتِ کامل اور فلاحِ عام اب صرف وحی محمدی کے اندر محدود ہے''۔ (سید سلیمان ندوی، سیرت النبی: ۴/۴۰۳)

قرآن کے علاوہ کسی آسمانی صحیفے نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مکمل ہے اور اس کے ذریعے دین تکمیل کو پہنچ گیا، بلکہ گزشتہ آسمانی مذاہب میں سے ہر ایک نے یہی کہا کہ ایک نبی (حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آئیں گے، جو دین کی تکمیل کریں گے، اس کا تذکرہ تورات اور انجیل دونوں میں موجود ہے۔ (چنانچہ ترات، استثناء: ۱۸، ۱۹، انجیل، یوحنا: ۱۲۱۴، ۲۶ اور یوحنا: ۱۶/ ۸، ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں)

ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ ختمی مرتبت، محسنِ انسانیت، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت، آپ کا پیغام اور آپ کا دین عالمگیر ہے۔ تمام الہامی مذاہب کے پیروکاروں پر بطور خاص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و توقیر اور ادب و احترام فرض ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و تکریم

یہودیت، عیسائیت، اسلام اور پوری انسانیت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظیم المرتبت شخصیت پوری انسانیت کی عالمی اور مشترکہ میراث ہیں۔ یہ انسانیت پر ایک قرض اور فرض ہے۔ تمام انبیائے کرام نے اپنی امتوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وعظمت، ادب واحترام، اعانت ونصرت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لانے کی تعلیم دی۔ انہیں اس کا پابند قرار دیا کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا احترام کریں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو قبول کر کے اس کی ترویج واشاعت میں اپنا کردار ادا کریں۔ یہ درحقیقت اللہ عزوجل کا تمام انبیائے کرام سے اور انبیائے کرام کا اپنی امتوں سے وہ میثاق تھا، جسے تورات، انجیل اور قرآن کریم نے پوری وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مذاہب جنہیں غیر الہامی مذاہب سے تعبیر کیا جاتا ہے، اُن کی مقدس کتابیں بھی ایک نجات دہندہ کی آمد اور ایک عظیم المرتبت ہستی کے ظہورِ قدسی کے متعلق شہادتیں دیتی رہی ہیں۔ یہ تاریخی حقائق آج بھی ان کی مقدس کتابوں میں موجود ہیں۔

اس لحاظ سے الہامی اور غیر الہامی مذاہب، تمام انسانی معاشروں اور مذہب اقوام کا یہ فریضہ ہے کہ وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر، ادب واحترام اور ناموس ووقار کو ملحوظ رکھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو تسلیم کریں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت وتکریم پوری انسانیت کے ذمے داری ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ عظیم المرتب پیغمبر اور نجات دہندہ ومحسنِ انسانیت ہیں جن کی بدولت انسانیت کو دین ودنیا کی فلاح اور آخرت میں نجات کی راہ ملی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شخصی عظمت پر مسلم ہی نہیں، دنیا کے مشاہیر اور غیر مسلم دانشور بھی متحد ومتفق ہیں، مغرب کے نامور دانشوروں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی پوری انسانیت میں سب سے برتر، سب سے زیادہ لائق تکریم، عزت وتوقیر اور عظمت واحترام کے مستحق ہیں۔ آپ کا ادب واحترام پوری انسانیت پر لازم ہے۔ یہ ایک ایسی تاریخی حقیقت ہے جس کا اعتراف مذاہب عالم کے غیر مسلم دانشوروں کو بھی ہے۔ مشہور ہندو شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی سحر خوب کہتے ہیں۔

عشق ہو جائے کسی سے، کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

شیش چندر سکسینہ کیا خوب کہتے ہیں ۔

یہ ذاتِ مقدس تو ہر انساں کو ہے محبوب
مسلم ہی نہیں وابستہ دامانِ محمد

معروف امریکی دانش ور ڈاکٹر میخائیل ایچ ہارٹ اور اس کی اعلیٰ تعلیم یافتہ بیوی نے دنیا کی مشہور ومعروف شخصیات کی سوانح حیات کا مطالعہ کیا، اس مطالعے کے بعد انہوں نے "The 100" نامی کتاب لکھی، ان کے بقول اس کتاب میں انسانی تاریخ کی سو اعلیٰ ترین شخصیات کے حالات درج ہیں۔ جنہوں نے ان کے نزدیک انسانی تاریخ پر نمایاں ترین اثرات

ڈلے، اس کتاب میں پیغمبرِ اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تذکرے کو سرفہرست اور پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے، کیوں کہ وہ تاریخ کے سب سے عظیم المرتبت اور سب سے عظیم انسان ہیں۔ موصوف رقم طراز ہے: ''پوری انسانی تاریخ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ واحد شخصیت ہیں، جو دینی اور دنیوی دونوں اعتبار سے غیر معمولی طور پر کامیاب و کامران اور سرفراز ٹھہرے''۔

فرانسیسی محقق اور دانشور ڈاکٹر گستاولی بان ''تمدنِ عرب'' میں لکھتا ہے: ''اگر اشخاص کی زندگی، بزرگی اور عظمت کا اندازہ اُن کے کارناموں سے لگایا جاسکتا ہے تو ہم لکھیں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انسانی تاریخ میں سب سے عظیم شخصیت گزرے ہیں''۔

ہندو سیرت نگار سوامی لکشمن پرشاد اپنی کتاب ''عرب کا چاند'' میں رقم طراز ہے: ''دنیا کی ان جلیل القدر ہستیوں میں جن کے اسمائے گرامی ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کیے جاسکتے ہیں، سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی اعتبار سے ایک خاص امتیاز حاصل ہے''۔

کمپیوٹر سافٹ ویئر تیار کرنے والی دنیا کی مشہور کمپنی "Micro Soft" نے اکیسویں صدی عیسوی کے آغاز پر پوری دنیا سے یہ سوال کیا کہ ''دنیا کی سب سے عظیم ترین شخصیت کون ہے؟ جس نے اپنے فکر و عمل سے انسانی تاریخ اور انسانی زندگی پر گہرے نقوش مرتب کیے، اور دنیائے انسانیت اس سے متاثر ہوئی۔ اس کے جواب میں دنیا کے بیش تر افراد نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو انسانی تاریخ کی سب سے عظیم المرتبت شخصیت قرار دیا۔ رائے دہندگان میں بیش تر افراد کا تعلق مغربی دنیا سے تھا''۔

اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام، آسمانی کتب کی شہادت، یہودیت اور عیسائیت دنیا کے دیگر مذاہب، تمام انسانی معاشروں اور مہذب اقوام کے نزدیک سب سے عظیم المرتبت ہستی ہیں۔ دنیائے انسانیت پر آپ کے سب زیادہ احسانات ہیں، آپ خاتم الانبیاء، سید المرسلین اور محسنِ انسانیت ہیں۔ ان تمام حقائق کا تقاضا یہ ہے کہ مشرق و مغرب، تمام مذاہب اور پوری انسانیت آپ کی عزت و توقیر، ادب و احترام، عظمت و ناموس اور شان و وقار کو ملحوظ رکھے۔ یہ انسانیت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ آئین، تہذیب اور اعلیٰ انسانی اقدار کا تقاضا ہے۔ جب کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے احترامی اور توہین گویا خالقِ کائنات، تمام انبیائے کرام، الہامی مذاہب اور پوری دنیا کے مذاہب و مہذب انسانی معاشروں کی توہین کے مترادف ہے، جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں معمولی بھی ناقابلِ معافی جرم اور پوری انسانیت کی توہین اور دل آزاری کے مترادف ہے۔ خاص طور پر امتِ مسلمہ جس کے دین و ایمان کی بنیاد ہی سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا اظہار اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان کا لازمی و بنیادی تقاضا ہے۔ اہلِ ایمان کے دل سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے چراغ سے روشن رہتے اور ان کے گلستانِ عقیدت نبی کی

خوشبوؤں سے مہکتے اور لہلہاتے ہیں۔ ان کے دلوں کی دھڑکن اور ہر سانس کی آمد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت، آپ کی عظمت اور آپ کے ذکر سے مشروط ہے۔ آپ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ایک گناہ گار سے گناہ گار فرد بھی اپنی متاعِ حیات کو قربان کرنا باعثِ فخر و سعادت سمجھتا ہے۔

شانِ رسالت میں گستاخی اور توہین آمیز خاکوں کے ذریعے اسلام، مسلم امہ اور مہذب انسانوں کی دل آزاری انتہائی گھناؤنا اقدام، اور حد درجہ ناقابل برداشت ہیں۔ اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور شانِ رسالت میں گستاخی کو کوئی مہذب انسان برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ دین و دنیا دونوں کے انحراف، دنیا میں بسنے والے ڈیڑھ ارب مسلمانوں اور دنیا کے مہذب انسانوں کے عقیدے، مذہب اور پوری انسانیت کی توہین ہے۔ جس کا کوئی جواز اور کوئی عذر قبول نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ایسا بدترین جرم ہے، جس کی تائید اور اعانت بھی بدترین جرم سے کم نہیں۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ہادیِ عالم، سرورِ کائنات، حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و توقیر، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادب و احترام، آپ کی شان اور ناموس کا تحفظ اور آپ کی عزت و تکریم بلاتفریق مذہب و ملت پوری انسانیت کا دینی، اخلاقی اور اجتماعی فریضہ ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

☆......☆......☆

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ ہر مہتمم اور استاد کی کوشش اور دعا ہوتی ہے کہ اس کے ادارہ کے طلبہ و طالبات اپنا وقت قیمتی بنائیں اور مطالعہ، تکرار، ہوم ورک، واجب المنزل اہتمام سے کریں۔ اس مقصد کے لئے ایک بہترین کتاب **مطالعہ کی اہمیت** تیار کی گئی ہے، جس کے بارے میں حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ و طلباء کو مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ بندہ علماء کرام و طالبان علم سے خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ بار بار کیا جائے۔''

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفاتِ حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ و طالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبہ بیت العلم G-30 اسٹوڈنٹ بازار، اردو بازار کراچی۔
ناشر دار الھدیٰ فون: 2726509، موبائل: 03008213802

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں
یا
کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں